

استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں:
بیعت ہونا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ قرآن کریم اور احادیث طیبہ کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

فیض اللہ

03006740373

الجواب باسم ملهم الصواب

بیعت کی حقیقت یہ ہے کہ یہ مرشد اور اس مرید کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ اس میں مرشد یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اس کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنا سکھائے گا اور مرید یہ وعدہ کرتا ہے کہ مرشد جو بتلائے گا، اس پر ضرور عمل کرے گا، یہ بیعت فرض و واجب تو نہیں ہے کیونکہ اس کے بغیر بھی مرشد کی رہنمائی میں اصلاح نفس کا مقصد حاصل ہو سکتا ہے، لیکن بیعت چونکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کی سنت ہے اور معاہدے کی وجہ سے فریقین کو اپنی ذمہ داری کا احساس بھی قوی رہتا ہے، اس لئے بیعت سے اس مقصد کے حصول میں برکت اور آسانی ہو جاتی ہے۔

قرآن کریم اور احادیث طیبہ میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرات صحابیات رضی اللہ عنہن نے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر جیسے اسلام، جہاد، خلافت پر بیعت کی، اسی طرح طاعات بجالانے اور معاصی سے اجتناب کرنے کا عہد بھی کیا تھا۔ (ماخوذ از: امداد الاحکام بتغیرہ: 1/48)

كما في القرآن الكريم: (سورة الشمس، آية: 9، 10)

قد افلح من زكاه و قد خاب من دساها

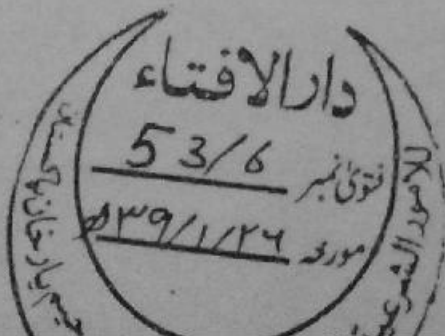
وفي تفسير ابن كثير: (75/2)

{ قد افلح من زكاه و قد خاب من دساها } ... قد افلح من زكى نفسه، أي: بطاعة الله كما قال

قتادة - و طهرها من الأخلاق الدنيئة والرذائل.

وفي القرآن الكريم: (سورة التوبة، آية: 119)

{ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ }



وفي مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: (306/14)
 (باب الحب في الله): والمعنى فعليك بمحبة الأول ومصاحبته، وإياك ومودة الثاني ومرافقتك.
 قيل: فيه إرشاد إلى الرغبة في صحبة الصالحاء والعلماء ومجالستهم؛ فإنها تنفع في الدنيا
 والآخرة... إلى... والحاصل أن الصحبة تؤثر، ولذا قال تعالى: [يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله
 وكونوا مع الصادقين] {التوبة: 119}، وقال بعض العارفين: كونوا مع الله، فإن لم تقدر وأن
 تكونوا مع الله، فكونوا مع من يكون مع الله.

وفي اعلاء السنن: (449/8) ادارة القرآن والعلم الإسلامية
 وبالجملة فالصوف عبارة عن عمارة الظاهر والباطن، أما عمارة الظاهر فبالأعمال الصالحة وأما
 عمارة الباطن فبذكر الله وترك الركون إلى ما سواه وتحليلته بالأخلاق الحميدة وتطهيره عن
 أنجاس الأخلاق الذميمة وكان يتيسر ذلك للسلف بمجرد الصحبة... ولا يتيسر ذلك إلا
 بالمجاهدة على يد شيخ كامل قد جاهد نفسه وخالف هواه وتخلّى عن الأخلاق الذميمة وتخلّى
 بالأخلاق الحميدة ومن ظن من نفسه أنه يظفر ذلك بمجرد العلم ودرس الكتاب فقد ضل
 ضللاً لا بعيد أفكماً أن العلم بالتعلم من العلماء كذلك الخلق بالتخلق على يد العرفاء.

والله اعلم بالصواب

كتبة: بنده احمد حسن عفي عن
 دار الافتاء للا امور الشرعية والمالية صادق آباد
 24 / محرم الحرام 1439 هـ بمطابق 15 / اكتوبر 2017ء

دستخط: حضرت مفتي محمد ابراهيم صاحب دامت بركاتهم

الجواب صحیح
 مفتی
 دستخط: حضرت مولانا امیر صاحب مد ظلہم
 ۲۲ / ۱ / ۲۰۱۹ء

دستخط: مفتي احسن عزيز صاحب مد ظلہم

الجواب صحیح
 عفی عنہ
 احمد حسن عفی عنہ

الجواب صحیح
 الراجح مد ظلہ عفی عنہ
 نائب مفتی
 ۲۵ / ۱ / ۲۰۱۹ء

۲۵ / ۱ / ۲۰۱۹ء

دستخط: مفتي حماد اللہ صاحب دار الافتاء
 دار الافتاء
 53/6
 مورخہ ۲۶ / ۱ / ۲۰۱۹ء

نائب مفتی

- Ph No. 068-5702211
- 0300-0815084, 0344-3387879
- 0334-4903028, 0300-6795752
- E-mail: shariaibiz@gmail.com



۱۔۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری سائل پر ہے۔

۲۔۔ نعت یا دعا مانگئے۔